Pakistan Journal of Qur'ānic Studies
Volume 01, Issue 01, January-June 2022, PP: 20-30
ISSN: 2958-9177 (Print)
ISSN: 2958-9185 (Online)
Published by: Department of Qur'ān Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan
URL:https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs **DOI**: https://doi.org/10.52461/pjqs.v1i1.1338
Citation: Saira Aziz, Fraz Ahmed. 2022. "The Methodology of Interpretation of Qur'ān in 'Qur'ānan 'Ajaban' by Dr. Nighat Hashmi: ڈاکٹر نگہت ہاشمی کاقرآن مجید کی تفسیر ''قرآناً عجباً'' میں منہج و اسلوب". *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 1 (1):20-30.

ڈاکٹر نگہت ہاشمی کا قرآن مجید کی تفسیر "قرآناً عجباً" میں منہج واسلوب

The Methodology of interpretation of Qur'ān in "Qur'ānan 'Ajaban" by Dr. Nighat Hashmi

Saira Aziz
M. Phil Scholar, Institute of Islamic studies, University of the Punjab, Lahore

Fraz Ahmed
Visiting Lecturer, Department of Islamic Studies, Minhaj University Lahore

Abstract

Great personalities in the history of nations are not born every day. Centuries later, a personality emerges and organizes scattered crowds. These great people come to the world as the star of the fate of their nation. People with such high objectives are a beacon for their future generations. The poet has said very well about such great personalities. "Don't be easy to know us, the flicks come out of the dust screen for years". If we pick up the history of Islam, we are aware that not only men but women also have a great share in this field, but history introduces us to many women who have served different lying in different walks of life, especially in the field of knowledge. There are vivid examples of this. The role of women in the society in terms of education and training is very clear. Today, I have taken up a pen to write on one such great personality who has done the duty of training women and young girls. He is a great teacher, a commentator, a well-known religious figure as Astaza Nighat Hashmi Hafzaullah.

Keywords: Qur'ān, Tafseeri literature, Nighat Hashmi, Da'wah, Preaching of Islam.

مصنفہ کا تعارف

استاذہ نگہت ہاشمی مولانا عبد الرحمن ہاشمی رحمہ اللہ کی صاحبزادی اور معروف اسکالر محترمہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی صاحبہ حفظہا اللہ کی چھوٹی بہن ہیں۔ آپ نے شہر سرگودھا میں آنکھ کھولی۔ اپنی رسمی تعلیم یہیں سے حاصل کی۔ ان کے والد محترم انتہائی مہذب اور نفیس الطبع اور اولاد کی تربیت کے معاملے بہت محتاط اور حساس آدمی تھے۔ اس لیے استاذہ نگہت ہاشمی کی تربیت میں ان کی خصوصی کاوش شامل حال رہی اور تمام بہن بھائی خصوصا بہنیں دین سے شناسا اور مختلف جگہوں پر دین حق کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ استاذہ نگہت کو بچپن سے ہی علم اور علمی سرگرمیوں سے بے حد دلچسپی تھی۔ تقریر و تحریر اور منطقی استدلال میں ماہر تھیں۔

دینی تعلیم کے حصول کے ساتھ اپنی رسمی تعلیم بھی جاری رکھی۔ آپ نے عربی، اسلامیات، اور ایجوکیشن میں ماسٹرز کیا اور ایم فل بھی کر رکھا ہے۔ ایم۔ فل کی ریسرچ کے دوران انھوں نے پاکستان کے مختلف مدارس اور دینی اداروں کا وزٹ کیا۔ وہاں تربیت کے فقدان نے آپ کو قرآن سیکھنے اور سکھانے کے مشن پر گامزن کیا۔ کچھ عرصہ گورنمنٹ کالج میں بطور لیکچرر بھی خدمات انجام دیں۔ انھوں نے طالبات کی علمی تشنگی دور کرنے کے لیے جس قرآن کلاس کا آغاز بہاول پور میں اپنے گھر کے ڈرائنگ روم سے 1996 میں کیا۔ وہ آج الحمدللہ دنیا میں النور انٹرنیشنل کے نام سے جانا جاتا ہے۔ دبئی سمیت پاکستان کے پچیس شہروں میں النور کی

برانچز قائم ہیں۔ استاذہ محترمہ نے قرآن حکیم کی تفسیر سوالاً جواباً لکھی۔ آپ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اسلامی تاریخ میں اس طرز کی تفسیر تحریر کی ہے۔ ان کا یہ علمی کارنامہ جہاں تشنگان علم کے لیے ایک نعمت ہے وہاں پر استاذہ محترمہ کے لیے بھی ذخیرہ آخرت ہے۔

قرآن حکیم کی تفسیر لکھنے اور پڑھانے کے ساتھ ساتھ استاذہ محترمہ نے نونہالان اسلام کے لیے بھی ایک کورس چلڈرن آف ہیون کے نام سے ڈیزائن کیا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کی تربیت کے حوالے سے استاذہ اپنے ادارے کے زیر اہتمام مختلف کورسز اور ورکشاپس کا اہتمام کرتی ہیں۔ نسل نو کو سیرت کی خوشبو سے معطر کرنے کے لیے سیرت کلاسز کا اہتمام بھی ان کی زیر نگرانی ہوتا ہے۔

خواتین کی تربیت اور قرآنی واقعات کے حوالے سے ان کے پروگرامز پیغام ٹی۔وی نے کاسٹ کیے ہیں۔ ان کے بہت سے اصلاحی کورسز کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ فتنوں کے موجودہ دور میں فتنوں سے نسل نو کو محفوظ رکھنے کے لیے کورس "فتنوں کا دور" با قاعدہ پڑھایا جاتا ہے۔ آپ کا اور بھی بہت سا علمی و تحریری کام ہے جو کتابی شکل میں شائع ہو چکا ہے اور شائقینِ علم کی پیاس بجھا رہا ہے۔[1]

بطاقۃ الکتاب

- **کتاب کا نام:** قرآنا عجباً
- **مؤلف:** نگہت ہاشمی
- **سن اشاعت:** مئی2020ء
- **ناشر :** النور انٹرنیشنل
- **شہر:** کراچی-لاہور-فیصل آباد
- **ویب سائٹ:**www.alnoorpk.com
- **مجلدات اور ان کے مشمولات**

جلد نمبر	سورتیں	صفحات
جلد نمبر1	سورۃ فاتحہ - آل عمران	صفحات1024
جلد نمبر2	سورۃ النساء-الانعام	صفحات968
جلد نمبر3	سورۃ الاعراف-ھود	صفحات1036
جلد نمبر4	سورۃ یوسف - مریم	صفحات 1042
جلد نمبر5	سورۃ طٰہ-الروم	صفحات 1264
جلد نمبر6	سورۃ لقمٰن -الحجرات	صفحات 1262
جلد نمبر7	سورۃ ق-الناس	صفحات 1240

مصنفہ کا شکر خداوندی

مصنفہ اس کاوش پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ یہ وہ دور تھا جب حقیقی سنٹر کا آغاز ہوا۔ دن رات قرآن مجید سے تعلیم کی نظریاتی، معاشرتی، معاشی، سیاسی، نفسیاتی بنیادوں کے ہر پہلو کو تلاش کرنے کا سفر جاری رہتا۔ یوں میرا دل وہ برتن بن گیا جس میں

[1] https://www.pakistaniwrites.pk/astaza-nighat-hashmi/

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اس عظیم کلام کے لیے استعداد پیدا ہوتی گئی۔ اس کے بعد تفسیری شغف بڑھ گیا۔ الحمد اللہ میں ہر بار قرآن مجید پڑھنے کے لیے تفاسیر کا بھی انتخاب کرتی اور جستجو کے سفر کا عنوان بھی طے کرتی تھی۔ جب میں اپنے بچوں کو قرآن کے واقعات سناتی تو ان کے ذہنوں میں کیا، کیوں، کیسے، کہاں، کب جیسے سوالات ابھرتے۔ وہ مجھ سے اس بارے میں دریافت کرتے۔ میں نے ان کے سوالات کے جوابات تلاش کرنے کے لئے طے کر لیا کہ ہر بار جب قرآن پڑھوں گی تو صرف ایک سوال کا جواب تلاش کروں گی۔ اس طرح میں نے پہلی بار کیا؟' کا جواب تلاش کیا اور قرآن مجید پر ہی اس کو نوٹ کرتی رہی۔ اگلی بار میں نے کیوں ؟' کو تلاش کیا۔ یوں وہ وقت آیا جب میں نے باقاعدہ قرآن حکیم کی تعلیم دینے کا آغاز کیا تو طالبات کے سوالات اور ان کے جوابات کو میں نے تحریر کرنا شروع کر دیا۔ پہلی بار انتہائی سادگی سے اس سلسلے کو مکمل کیا تو اگلی بار کے لیے میں نے طے کیا کہ اس کو تھوڑا گہرائی سے آگے بڑھانا چاہیے۔ یہ تیسرا مرحلہ تھا۔ تیسری بار اس پر مزید گہرائی سے کام کیا۔ الحمدللہ یہ سلسلہ جاری رہا۔ ہر برس قرآن مجید پڑھاتے ہوئے نئی تفاسیر کو شامل کر لیتی اور یوں اسی (80) سے زائد تفاسیر سے الحمد اللہ استفادہ کرنے کا موقع ملا اور اس طرح قرآناً عجباً کے نام سے یہ تفسیر اللہ تعالی کی رحمت سے مکمل ہوئی۔[2]

وجہ تالیف

ڈاکٹر نگہت ہاشمی کی تفسیر قرآناً عجباً میں سوالات کی صورت میں تفسیری نکات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس لحاظ سے یہ تفسیر منفرد ہے، مصنفہ اس کتاب کی وجہ تالیف اور اس نوعیت کی تفسیر کرنے کی وجہ یوں بیان کرتی ہیں:

> ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے۔ یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آ جائیں تو انسان رک کر سوچتا ہے۔ سوال و جواب کی صورت میں سیکھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کو سوالات کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہو جاتا ہے اور دل جمتا ہے۔ قرآن حکیم کو سوال وجواب کی صورت میں قرآناً عجباً کے نام سے مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اٹھایا گیا ہے اور نکات کی صورت میں ان کا جواب قرآن حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے یہ تجربہ کیا ہے کہ اس طرح اہم نکات حافظے کا حصہ بن جاتے ہیں، وہ نکات جن پر انسان عام طور پر یا تو سوچتا نہیں یا پھر ویسے ہی گزر جاتا ہے۔ قرآن مجید کو اس انداز میں پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے جو قرآن کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سوال وجواب کے طریقے سے شعور بیدا ہوتا ہے لیکن ایک انسان کا علم محدود ہے، فرشتوں کی بات کو سامنے رکھیں تو اپنے علم کی حقیقت سامنے آتی ہے: قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ انہوں نے کہا: "آپ پاک ہیں، جو کچھ آپ نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں، یقیناً آپ ہی سب کچھ جاننے والے اور حکمت والے ہیں۔[3]

والدین کا شکریہ

قرآن مجید سے تعلق اللہ تعالی کی رحمت، اس کا انعام، اس کا فضل ہے۔ الحمدللہ رب العالمین میرے والدین کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہے، ان کی دن رات کی محنت تھی جس کی وجہ سے ساڑھے چھ برس کی عمر میں ناظرہ قرآن مکمل کیا۔ ترجمہ و تفسیر عربی

---

[2] ڈاکٹر نگہت ہاشمی، **قرآناً عجباً** (کراچی-لاہور-فیصل آباد: النور انٹر نیشنل،2020ء)، ابتدائیہ

[3] ڈاکٹر نگہت ہاشمی، **قرآناً عجباً**، ابتدائیہ

گرامر، حدیث اور دیگر علوم سکھانے کے کے لیے میرے والد کی مجھ پر خصوصی شفقت رہی۔ میرے والد محترم مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے شاگرد خاص تھے۔ قرآن مجید کے گہرے علمی سفر کے لیے میں اپنے اساتذہ ڈاکٹر مشتاق الرحمن صدیقی اور ڈاکٹر اقبال ظفر کی شکر گزار ہوں۔ انہوں نے مجھے ایم۔ اے ایجوکیشن کے مقالے میں قرآن حکیم کی روشنی میں اساسیات تعلیم کے موضوع پر کام کرنے کے لیے مسلسل راہ نمائی دی اور ہمت بندھائی۔[4]

معاونین کے لیے دعا

اللہ تعالی سے دعا ہے قرآنا عجبا کو اپنی رضا کے لیے خاص کر لے اور اس کے ذریعے مجھے، میرے والدین، اور ان تمام لوگوں کے لیے جنہوں نے اس سفر میں ہر موڑ پر میرا ساتھ دیا، میری اولاد، میرے رشتے داروں کے لیے نفع مند اور فائدہ مند بنائے۔[5]

خصوصیات تفسیر

- ترجمہ بامحاورہ سہل زبان میں لکھا گیا ہے۔
- ڈاکٹر نگہت ہاشمی کی تحریری تفسیر میں سوالیہ انداز اپنایا گیا ہے، ہر اہم تفسیری نکات کے درسی سوالات بنائے گئے ہیں ہیں اور پھر ان کا جواب دیا گیا ہے۔
- تفسیر اس انداز سے لکھی گئی ہے کہ ہر قاری کو آسانی سے سمجھ آسکے، اور وہ قرآن میں بیان کیے ہوئے مفہوم تک با آسانی پہنچ سکے۔
- حوالہ جات کے لیے قوسین میں کتاب کا نام، جلد اور صفحہ نمبر کا اندراج کیا گیا ہے۔

مضامین تفسیر

اس تفسیر میں جن مضامین قرآن کو بیان کیا گیا ہے ان کا اجمالی بیان درج ذیل سطور میں ہے۔

توحید

قرآن کے اہم مضامین میں سے ایک اہم موضوع توحید ہے، جو تمام مذاہب کے مابین ایک آفاقی حقیقت ہے۔ اس دنیا میں اگر دو خدا ہوتے تو یہ دنیا کب کی تباہ ہو چکی ہوتی۔ اس دنیا کے اب تک قائم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو چلانے والا ایک اللہ ہے جو اپنی مرضی سے اس کو چلاتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن میں متعدد مقامات پر توحید کی دلیل دی ہے جن میں سے ایک مقام درج ذیل ہے:

وَ اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ [6]

تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

اس کی تفسیر میں نگہت ہاشمی کہتی ہیں:

(1) (وَ اِلٰـهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ) اور تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اللہ تعالی نے واضح فرمایا ہے کہ وہ اپنی الوہیت میں اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک اور ساتھی نہیں بلکہ وہ اللہ واحد، احد، یکتا اور بے نیاز ہے۔

---

[4] ایضاً

[5] ایضاً

[6] البقرۃ 2 : 163

(2) مشرکین عرب نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ جس خدا کی عبادت کا ہمیں بتلاتے ہیں اس کا کچھ حال تو بیان کیجئے۔ ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(3) یعنی وہ اپنی ذات اسماء، صفات اور افعال میں اکیلا ہے۔ اس کی ذات میں نہ کوئی اس کا شریک ہے نہ ہم نام نہ ہمسر، نہ ہی اس کی کوئی مثال ہے۔

(4) (لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) اس کے سوا کوئی معبود ہیں اس آیت میں اللہ تعالی نے خبر دی کہ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ اپنی ذات اسماء وصفات اور افعال میں اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی خالق و مدبر نہیں۔ اس لیے عبادت کی تمام صورتیں صرف اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہیں۔

(5) (الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ) وسیع رحمت والا نہایت رحم والا ہے الہ تعالی نے اپنی وحدانیت اور اپنی تخلیق کو رحمت قرار دیا ہے اور خلیق کی نشانیوں سے اپنے الرحمن اور الرحیم ہونے کا شعور دلایا ہے۔ اللہ تعالی کا تم پر بے حد و بے پایاں کرم ہے۔ وہ رحمن ہے، وہ رحیم ہے۔ اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ کوئی بھی جہنم میں جائے یا اس کے غضب و جلال کا مستحق ہو۔ اس لیے اگر کوئی اس کی مخالفت کرے یا اس کی آغوش رحمت سے نکلنا چاہے تو وہ مجبور نہیں کرتا۔

(6) اللہ تعالیٰ کی رحمت نے ہر چیز کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔ وہی ہے جس کی رحمت کی وجہ سے کائنات اور مخلوقات وجود میں آئے۔ اس کی رحمت سے مخلوقات کمالات حاصل کرتی ہیں۔ اس نے اپنی رحمت سے رسول بھیج کر اپنے بارے میں علم دیا اور اس کے بندوں نے اسے پہچان لیا۔

(7) بندوں کو جو نعمت حاصل ہوتی ہے، اس کی رحمت سے ہوتی ہے۔ اس کے سوا کوئی کائنات کو پیدا کرنے والا ہے نہ تدبیر اور انتظام کرنے والا۔ جب حقیقت یہ ہے تو وہ اس بات کا حق رکھتا ہے کہ انسان صرف اس کی عبادت کرے، اسی کے لیے جئے اور اسی کے لیے مرے، اپنی تمام امیدوں اور تمناؤں کو اس کے ساتھ وابستہ کر دے، اس کی طرف توجہ رکھے۔

(8) اس آیت میں اللہ تعالی کی وحدانیت اور ربوبیت کا ثبوت ہے۔

(9) سیدہ اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: 'اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اور سورۃ آل عمران کی ابتدائی آیت اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ میں ہے۔[7]

آخرت

اگر یہ دنیا ایسے ہی ختم ہو جائے اور اس کے بعد کوئی امتحان نہ ہو، تو ایسی زندگی کا کیا فائدہ اسی لیے اللہ تعالی نے قیامت کا دن مختص کیا ہے۔ اس دن گناہ گاروں کو سخت عذاب ہو گا نیکوکار جنت کے باغوں میں جائیں گے، جس کی نشاندہی قرآن میں اس طرح کی گئی ہے:

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ[8]

---

[7] ڈاکٹر نگہت ہاشمی، **قرآناً عجباً**، 1 : 324-325

اور بے شک ان سب کا وعدہ دوزخ پر ہے۔

اس کی تفسیر میں نگہت ہاشمی تحریر کرتے ہیں:

(1) وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ اور بے شک جہنم ان سب کے وعدے کی جگہ ہے یعنی جو غلط راستے کی (شیطان کی) پیروی کریں گے ان سب کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

(2) رب العزت نے فرمایا :وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ اور گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے گا تو اس کے وعدے کی جگہ آگ ہے۔

(3) جو جماعت قرآن کو نہ مانے اس کے لئے آگ ہے۔[9]

رسالت

امت محمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ نبیوں میں سے کسی میں بھی کوئی فرق نہیں کرتی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت دراصل اللہ کی محبت کی دلیل ہے، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[10]

اے نبی!لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے درگزر کرے گا، وہ بڑا معاف کرنے والا اور رحیم ہے۔

اس کی تفسیر میں نگہت ہاشمی کہتی ہیں:

(1) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ان کی زندگی میں ان کے احکامات پر عمل کرنے سے اور ان کی وفات کے بعد ان کی سنت پر عمل کرنے سے اور اقوال وافعال اور احوال میں رسول اللہ ﷺ کی متابعت کرنے سے ہو سکتی ہے۔

(2) سیدنا عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل میں سے کوئی چیز بھی چھوڑوں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔

(3) سیدنا نافعؒ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور راستے کی دوسری سمت کافی دور نکل گئے اور مجھ سے پوچھا اے نافع! کیا کچھ سن رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں، جب انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا رسول اللہ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی اور ایسے ہی کیا (جیسے میں نے اب کیا) سیدنا نافع نے یہ بھی بتایا اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

(4) سیدنا عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ ان کا بھتیجا پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور بتایا کہ نبی ﷺ نے اس سے منع کیا ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایسا کرنے سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ البتہ اس سے کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ بھتیجے نے

---

[8] ابراہیم 15: 43

[9] نگہت ہاشمی، ڈاکٹر، **قرآناً عجباً**، 3 : 410

[10] آل عمران 3 : 31

دوبارہ کنکریاں پھینکنی شروع کردیں توسیدنا عبداللہ نے کہا" میں نے تجھے بتایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہی کام کر رہا ہے لہذا میں اب تجھ سے بات نہیں کروں گا۔

(5) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اللہ تعالی کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے۔سیدنا عبداللہ کے بیٹے نے کہا" ہم تو روکیں گے۔سیدنا عبداللہ یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا" میں تیرے سامنے حدیث رسول بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم انھیں ضرور روکیں گے۔[11]

دعوت

امت محمد یہ امت وسط ہے،اس کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ نیک کاموں کا حکم دے اور برائی سے روکے۔کیونکہ اب کسی نبی نے نہیں آنا اور یہی اس امت کا امتیاز ہے جیسا کہ قرآن میں ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۭ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّھُمْ ۭمِنْھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُھُمُ الْفٰسِقُوْنَ[12]

(اب دنیا میں)وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں(کی ہدایت اور اصلاح) کے لیے(میدان میں)لایا گیا ہے۔تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔یہ اہل کتاب ایمان لاتے تو انہی کے حق میں بہتر تھا اگر چہ ان میں سے کچھ لوگ ایمان دار بھی پائے جاتے ہیں۔مگر ان کے اکثر افراد نافرمان ہیں۔

اس کی تفسیر میں نگہت ہاشمی کہتی ہیں:

(1) اللہ تعالی نے امت محمد یہ کی فضیلت بیان کی ہے کہ وہ بہترین امت ہے۔

(2) اللہ تعالی نے مومنوں کو تقوی ،اعتصام بحبل اللہ اور جماعتی زندگی اختیار کرنے کا حکم دیا تو اب کام بتایا ہے کہ وہ اسلام کی طرف دعوت دیتے ہیں،معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں۔

(3) اللہ تعالی نے اس آیت میں بتا دیا ہے کہ اس امت نے وہ کام انجام دیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا اسی بناء پر یہ افضل قرار پائی۔

(4) مسلمان امت کو اللہ تعالی باہر نکال رہے ہیں۔

(5) اس امت کو آہستہ آہستہ متحرک کیا جارہا ہے۔

(6) اس امت کو تمام انسانوں کی اصلاح کے لیے نکالا گیا۔

(7) اس امت کو اس کائنات میں خیر کی قیادت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

(8) اس امت نے کسی اور امت سے ہدایت نہیں لینی بلکہ اب ساری انسانیت اس امت سے راہ نمائی حاصل کرے گی۔[13]

---

[11] نگہت ہاشمی،ڈاکٹر، **قرآنا عجباً**،1 : 440-441

[12] آل عمران 3 : 110

[13] ڈاکٹر نگہت ہاشمی، **قرآنا عجباً**،1 : 1000

مختلف رجحانات تفسیر

اس تفسیر میں بہت سی آیات میں کلامی اور فقہی دلائل سے استدلال کیا گیا ہے، اور یہی معاملہ تفسیر القرآن بالقرآن کا ہے۔ اس ضمن میں ایک ایک مثال کو شامل کیا جا رہا ہے۔

تفسیر القرآن بالقرآن

تفسیر القرآن بالقرآن سے مراد وہ رجحان ہے جس میں قرآن کی تفسیر قرآن کے ساتھ کی جائے۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر میں مصنفہ لکھتی ہیں:

انعام یافتہ لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اہل ہدایت اور استقامت ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہیں، اس کے احکامات کو بجالاتے ہیں اور اس کے روکے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں۔ سیدھا راستہ وہ ہے جس پر وہ لوگ چلے جن پر اللہ تعالی کا انعام ہوا یعنی انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا اور جو اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین میں سے! اور یہی بہترین ساتھی ہیں۔ انعام یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے کے لیے ان کی زندگیوں کے بارے میں جاننا اور ان کے طریقوں پر چلنا ضروری ہے۔ اللہ تعالی ہمیں بھی نبی سے ہم کی اتباع کی توفیق نصیب فرمائے۔[14]

فقہی رجحان

فقہی رجحان سے مراد رجحان ہے احکامی مسائل کے حل کے لیے علماء کے اقوال پیش کیے جائیں۔ نگہت ہاشمی سورہ المائدۃ کی آیت نمبر چھ میں وضو کے تحت احکام کے حوالے سے تحریر کرتی ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس سے مراد ہے کہ اے لوگو! اپنے ایمان کے تقاضوں کو پورا کرو یعنی اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرو۔

إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ جب تم نماز کے لیے اٹھو جب تم نماز کے لیے جانے لگو تو وضو کر لو یعنی جب تم نماز کی نیت سے اٹھو تو وضو کر لو اس میں نماز کے لیے نیت کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ نیز اس سے نماز قائم کرنے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔

نماز کے لیے وضو کا حکم ہے اور وضو میں نیت واجب ہے۔ بریدہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔

نماز کی صحت کے لیے طہارت شرط ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالی نے نماز کے لیے اٹھتے وقت طہارت کا حکم دیا ہے، اور اصولی طور پر حکم (امر) وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ طہارت نماز کا وقت داخل ہونے پر واجب نہیں ہوتی، بلکہ یہ تو صرف اس وقت واجب ہوتی ہے جب نماز پڑھنے کا ارادہ کیا جائے۔

اور ہر نماز کے لئے طہارت فرض ہے حتی کہ بہت سے اہل علم کے نزدیک مجرد سجدہ مثلاً سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر کے لیے بھی طہارت ضروری ہے۔

[14] ڈاکٹر نگہت ہاشمی، **قرآنا عجبا**، 1 : 15

وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ حدیث آئی ہے کہ اس کا کوئی وضو نہیں جس نے وضو پر اللہ تعالی کا نام نہ لیا ہو۔ اس آیت میں وضو کے فرائض چار ہیں :(1) چہرہ دھونا۔(11) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا۔(10) سر کا مسح کرنا۔(۱۷) دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔

فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ تو اپنے چہروں کو دھولو۔ چہرہ دھونا پہلا فرض ہے تین بار دونوں ہاتھ دھونے، تین مرتب کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے اور ناک جھاڑنے کے بعد جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیان فرمایا۔

تو اپنے چہروں کو دھولو اس میں چہرے کے دھونے کا حکم ہے اور چہرے میں چہرے کا صرف سامنے کا حصہ شامل ہے یعنی سر کے بالوں کی حدود سے لے کر طول میں جبڑوں کے نیچے اور ٹھوڑی تک اور عرض میں ایک کان سے دوسرے کان تک نیز کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا چہرے کے دھونے میں شامل ہے اور چہرے پر اگے ہوئے بال بھی چہرے میں داخل ہیں اگر زیادہ گھنے ہیں تو تمام جلد تک پانی پہنچانا ضروری ہے اگر داڑھی گھنی ہو تو اوپر سے دھونا کافی ہے۔

داڑھی کے بالوں میں خلال کرنا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔

وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو۔ دوسرا فرض دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھونا ہے۔ یہ واجب اس وقت تک مکمل نہیں ہو تا جب تک کہ کہنیوں کو پوری طرح دھویا نہ جائے۔

وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ اور اپنے سروں کا مسح کرو یہ وضو کا تیسرا فرض ہے۔ پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

سر کا مسح دونوں ہاتھوں سے کیا جائے یا ایک ہاتھ سے کسی کپڑے سے کیا جائے یا لکڑی وغیرہ سے، جیسے بھی کیا جائے کفایت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے مسح کا علی الاطلاق حکم دیا ہے۔ کسی وصف سے مقید نہیں کیا۔ پس یہ اطلاق پر دلالت کرتی ہے۔

پاؤں دھونے حدیث سے ثابت ہیں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ مکہ معظمہ سے واپس ہوئے۔ چلتے چلتے عصر کی نماز کا وقت ہو گیا راستہ میں ایک جگہ پانی ملا تو لوگ جلدی سے آگے بڑھ گئے ہم جب ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک ظاہر ہو رہی ہیں جن کو پانی نہیں پہنچا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا: ایڑیوں کے لیے ہلاکت ہے جو دوزخ کی آگ کی صورت میں ظاہر ہو گی۔ اچھی طرح پانی پہنچایا کرو۔

سیدنا عمر بن خطاب یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے وضو کیا اور اپنے قدم پر ناخن کے برابر جگہ (خشک) چھوڑ دی۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا :' واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو۔ وہ شخص واپس گیا اور اس نے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھی۔

اگر پاؤں میں موزے پہنے ہوں تو ان پر سے درست ہے۔

وضو میں سر پر مسح کرنا فرض ہے۔ اگر ہاتھوں کے ساتھ سر پر مسح کرنے کی بجائے سر کو دھویا جائے تو یہ کفایت نہیں کرے گا کیونکہ اس نے وہ کام نہیں کیا جس کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے۔

سر کے مسح کے لیے اپنے ہاتھ آگے سے پیچھے گدی تک لے جائیں گے پھر وہاں سے آگے کو لائیں گے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر کانوں کا مسح کریں گے۔

اگر سر پر پگڑی ہو تو سنت رسول کے مطابق اس پر بھی موزوں کی طرح مسح کیا جائے گا۔

(وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ) اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو وضو کا چوتھا فرض ہے۔

وضو میں پاؤں کا مسح نہیں بلکہ غسل ہے۔

سیدنا عمران عثمان غنیؓ کے مولی نے خبر دی کہ انہوں نے سیدنا عثمان بن عفان ﷺ کو دیکھا انہوں نے (عمران) سے پانی کا برتن مانگا اور لے کر پہلے اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور پانی لے کر کلی کی اور ناک صاف کی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا اور کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر پانی لے کر ٹخنوں تک تین مرتبہ اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص میری طرح ایسا وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے تو اس کے گزشتہ گناہ صاف کر دیئے جاتے ہیں۔

وضو کے اعضاء کو ترتیب سے دھونے کا حکم ہے۔

ہر نماز کے وقت تجدید وضو کا حکم ہے تا کہ مامور بہ پر عمل کیا جاسکے۔ یہ بہتر صورت ہے، ورنہ ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ وضو بر قرار ہو۔ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں اور فرمایا کہ یہ میں نے عمداً کیا ہے (تا کہ لوگوں کو اس کا جواز معلوم ہو جائے)۔[15]

کلامی رحجان

کلامی رحجان سے مراد یہ ہے کہ مخالف کے عقائد کو رد کرنے کے لئے عقلی اور نقلی بحثیں کی جائیں۔ یہ بحثیں کسی مذہب کے رد میں بھی ہو سکتی ہیں اور کسی مسلک کو بھی رد کے لیے بھی ہو سکتی ہیں۔ سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 72 کی تفسیر میں ڈاکٹر نگہت ہاشمی کہتی ہیں:

(1) حالانکہ مسیح نے کہا تھا" سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو توحید کی دعوت دیتے ہوئے کہا تھا

(2) "اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا رب بھی" یہ بات سیدنا عیسی علیہ السلام نے عہد نبوت کے بارے میں ارشاد فرمائی تھی اور یہی تب ارشاد فرمائیں گے جب دوبارہ ان کا نزول ہو گا۔

(3) مسیح نے اپنے لئے عبودیت کا اظہار کیا ہے جو ساری مخلوقات کے کمال کو شامل ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے ربوبیت کے کمال کو ثابت کیا ہے۔

(4) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام عقیدہ توحید کی طرف بلانے والے تھے ان کی بعثت کا مقصد یہی تھا۔

(5) اور یقیناً جس نے اللہ تعالی کے ساتھ شرک کیا تو یقیناً اس پر اللہ تعالی نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ آگ ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے یہ کہا تھا کہ جو کوئی اللہ تعالی کے ساتھ شریک ٹھہرائے گا اللہ تعالی اس پر جنت حرام کر دے گا اور جہنم واجب کر دے گا۔

کیونکہ:

(1) اس نے مخلوق کو خالق کے برابر ٹھہرایا ہے۔

(2) اس میں اللہ تعالی کی خالص عبادت کو اس سے پھیر کر اس کا رخ غیر اللہ کی طرف کر دیا ہے اس لیے یہ عین عدل ہے کہ اس کی سزا کے طور پر جہنم میں رہے۔" بے شک اللہ تعالی اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اللہ جسے

---

[15] ڈاکٹر نگہت ہاشمی، **قرآنا عجباً**، 2 : 435-438

چاہے گا بخش دے گا اور جو اللہ تعالی کے ساتھ شریک کرے گا تو یقینا اس نے بہت بڑا گناہ کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں ہو گا یعنی کوئی ایسا نہیں ہو گا جو انہیں اللہ کے عذاب سے بچا لے نیز کوئی ایسا نہیں ہو گا جو اس عذاب اور مصیبت کو دور کر دے۔[16]

ماخذ و مراجع (قرآنا عجباً)

اس تفسیر کے مآخذ اور مراجع کو میں قرآن، صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث، امہات کتب تفسیر اور اردو تفاسیر شامل ہیں۔ اس ضمن میں تقریبا اسی تفاسیر و دیگر کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

حاصل کلام

مندرجہ بالا مباحث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ دور حاضر میں لکھی جانے والی بہترین تفسیروں میں سے ایک قرآنا عجبا ہے۔ اس تفسیر میں دور حاضر کی نوجوان نسل اور دیگر طبقات کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کا جواب دیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی نشان دہی بھی ہے ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کچھ بندے منتخب کئے ہوتے ہیں جو دین کی خدمت کرتے ہوئے اسے دوبارہ زندہ کرنے کا کام کرتے ہیں۔ نگہت ہاشمی نے اپنی تفسیر کے منفرد منہج و اسلوب سے اس خدمت کو ادا کرتے ہوئے تفسیری میدان میں دین کی خدمت کا حق ادا کیا ہے۔

---

[16]ڈاکٹر نگہت ہاشمی، **قرآنا عجباً**، 1 : 582-583